40000 ـ خرید کا کہنے والے کو قسطوں میں اشیاء کی فروخت

سوال

مجھے گھریلو اشیاء قسطوں میں فروخت کرنے کے کاروبار میں حصہ دار بننے کی پیشکش کی گئی جس کی صورت درج ذیل ہے:
ہم ان اشیاء کے مالك تو نہیں، بلکہ ایك شخص ہمارے دفتر آکر کہتا ہے کہ مجھے فلان چیز درکار ہے، مثلا مجھے چار ائر کنڈیشن، تو ہم اس کے لیے یہ سامان خریدتے اور اس کی قیمت اس دوکاندار کو ادا کرتے ہیں جس سے ہمارا تجارتی لین دین ہے، اور یہ اشیاء گاہك کے ساتھ قیمت پر متفق ہو جانے کے اس سامان کو قسطوں فروخت کردیتے ہیں(مثلا اس کی نقد قیمت 1200ریال ہے تو اسے قسطوں میں 2000ریال پر فروخت کیا جاتا ہے.
بعض گاہك تو اسے اپنے استعمال کے لیے خریدتے ہیں اور بعض لوگ اسے اس لیے خریدتے ہیں کہ جس دوکان نے ہم نے خریدا ہے اسے وہ اسی کے پاس فروخت کردیں، کیونکہ خریدار اس دوکان پر ریٹ اچھا مل جاتا ہے، اور اب ہم بھی اسی طریقہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہمارے پاس راس المال جمع ہو جائے جو گھریلو استعمال کی اشیاء کے لیے کافی ہو اور ہم خود یہ اشیاء نقدا یا قسطوں میں فروخت کرسکیں.
تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے، ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس کی وضاحت فرمائیں کیونکہ ہم اور بہت سے دوسرے مسلمان اس طریقہ پر عمل کرتے ہوئے اس کی فروخت کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ:

اگر تو معاملہ اسی طرح ہے جیسا آپ ذکر کر رہے ہیں کہ: آپ گاہك کو مطلوبہ چیز حقیقتا خرید کر اپنے قبضہ میں کرتے اور پھر اسے گاہك کو قسطوں میں فروخت کرتے ہیں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے موجودہ قیمت سے قسطوں کی فروخت میں قیمت زیادہ بھی ہو.

اور اس میں یہ چیز نقصان دہ نہیں کہ آپ سے خریدنےوالا شخص پہلی دوکان جس سے آپ نے خریداری کی ہے کو یہ سامان فروخت کردے، کیونکہ اس دوکان اور خریدار کے مابین کوئی تعلق نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میرے اور ایك شخص كے درمیان اتفاق ہوا ہے كہ میں اسے گاڑی خرید كر دوں، میں نے اسے كہا كہ شوروم میں گاڑی كی قیمت (50000) پچاس ہزار ریال كی ہے جب میں تیرے لیے لاؤں تو تم مجھے (60000) ساٹھ ہزار ریال دو گے، تو كیا ایسا كرنا صحیح ہے؟

جب گاڑی یا كوئی اور چیز خرید لیں اور اسے اپنی ملكیت اور قبضہ میں كرلیں تو آپ اسے كسی دوسرے شخص كو فروخت كرسكتے ہیں، لہذا آپ اسے موجود قیمت یا ادھار جو نقد كی قیمت سے زیادہ ہو دونوں طرح فروخت كرسكتے ہیں ایسا كرنا جائز ہے، چاہے ادھار والی قیمت قسطوں میں ادا كی جائے یا یكمشت، اس لیے كہ اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے بیع حلال كی ہے البقرۃ (275)

اور ایك مقام پر اسطرح فرمایا:

اے ایمان والو جب تم ایك وقت تك كے لیے ایك دوسرے سے قرض كا لین دین كرو تو اسے لكھ لیا كروالبقرۃ (282).

اور اس میں ادھار كی بیع كی قیمت بھی شامل ہے.

لیكن ایسے شخص كو جس نے كوئی چیز خریدنے كا كہا ہو اسے اس چیز كی خریداری كركے اسے اپنے قبضہ میں كرلینے سے قبل فروخت كرنا جائز نہیں، كیونكہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے كہ:

زید بن ثابت رضي اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" رسول كریم صلی اللہ نے كسی چیز كو وہیں فروخت كرنے سے منع فرمایا جہاں وہ خریدی گئی ہو بلكہ اسے اپنے قبضہ میں كرنے اور وہاں سے منتقل كرنے كے بعد فروخت كرنا چاہیے"سنن ابو داود حدیث نمبر (3499) شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے غلہ خریدا تو وہ اسے اس وقت تك فروخت نہ كر لے جب تك وہ اسے ماپ تول كر اپنے پورا اپنے قبضہ میں نہ كرلے" صحیح مسلم حدیث نمبر (1596).

اور ایك حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" جو تیرے پاس نہیں ہے اسے فروخت نہ كر" مسند احمد حدیث نمبر (3503) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے

صحيح الجامع (7206) میں صحیح کہا ہے.

اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ:

" ہم قافلے والوں سے بغیر ماپ اورتول کے غلہ خریدا کرتے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب کسی شخص کو بھیجتے جو ہمیں منع کرتا کہ اسے اس وقت تك فروخت نہ کرنا جب تك تم اسے اپنے پڑاؤ میں نہ لے جاؤ" صحیح بخاری و مسلم (1527).

لیکن بیع العینۃحرام ہے، اس کی شکل یہ ہے کہ: سامان کو ادھار خرید کر پھر اسے فروخت کرنے والے شخص کے پاس ہی اس قیمت سے کم میں فروخت کردیا جائے، جو کہ اس سوال میں بیان کی گئی صورت میں نہیں ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (36408) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم